Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۳ اخاء ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۳۲

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم، جواہر الکلام

امرِ حق کے اظہار کیلئے زبان کو کھولنا لازمی امر ہے

یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو

ارشاد باری تعالیٰ

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران: ۱۰۵)

ترجمہ:- اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔ (مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ:- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تم میں سے جو شخص بُرائی دیکھے اور اس میں اس بات کی طاقت ہو تو اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں بُرا منائے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے.... دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے۔ مگر آپؐ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پرواہ نہ کی۔ یہاں تک کہ جب ابو طالب آپؐ کے چچا نے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آ کر کہا اس وقت بھی آپؐ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں اس کے اظہار سے نہیں رُک سکتا۔ آپ کا اختیار ہے میرا ساتھ دیں یا نہ دیں۔

پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہیئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۲۳-۲۲۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۲ اخاء۔ آج یہاں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں صبر کے موضوع پر قرآنی تعلیمات کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ صبر ایک ایسا بنیادی خلق ہے جس کا جملہ اوامر و نواہی سے گہرا تعلق ہے۔ صبر کے معنی اپنے نفس کو ایسی باتوں سے روکے رکھنا ہے جو کہ عقل، فطرت اور احکام شریعت کے تقاضوں کے خلاف ہوں۔ اور پھر صبر کے یہ معنی بھی ہیں کہ اپنے نفس کو ان جملہ احکام کی خلاف ورزی سے روکے رکھنا جن کے بجا لانے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں آیات قرآنی

(۱) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّکَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ○ (الروم: ۶۱)

(۲) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ ○ (المومن: ۵۶)

کی تفسیر فرماتے ہوئے صبر کے بارے میں قرآنی تعلیم کے آٹھ پہلو بیان کئے۔ حضور نے فرمایا کہ ان میں پہلی بات یہ ہے کہ زندگی میں ہر موقعہ پر اور ہر مرحلے پر صبر سے کام لیا جائے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق زندگی میں کوئی ایسا مرحلہ نہیں آتا جبکہ اسلام بے صبری کی تعلیم دیتا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ دوسری بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ جو صبر کرے گا اس کے ساتھ خدائی وعدوں کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ مگر ان وعدوں کے پورے ہونے کے لئے وقت اور مقام کی شرط انسان نہیں لگا سکتا۔ تیسرے انسان کو یہ یقین دہانی کرائی کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہر حالت میں پورا ہو کر رہتا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ ایسے لوگ موجود ہیں جو کہ اللہ پر اور اللہ کے وعدوں پر یقین نہیں رکھتے اور پانچویں بات یہ ہے کہ یہ لوگ بھی تمہیں دھوکا دیکر صبر کے مقام سے ہٹانے کی کوشش کریں گے مگر انسان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا جتنا مرضی زور لگا لے خدا کے وعدے بہرحال پورے ہو کر رہیں گے۔ حضور نے صبر کے بارے میں قرآنی تعلیم کا چھٹا پہلو یہ بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں سے بچو جو کہ انسان کو صبر کے مقام سے ہٹانے کی کوشش کرتے

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

۱۳ اخاء ۱۳۵۸ ش

۱۳ اکتوبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں بکثرت کیا جانے والا ظلمِ عظیم

اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم اور ارحم الراحمین ہے۔ وہ بندوں کی لغزشوں اور نافرمانیوں پر درگزر فرماتا ہے اور اگر وہ ذرا بھی توبہ کی طرف مائل ہوں تو وہ انہیں معاف کر دیتا اور بخش دیتا ہے۔ لیکن بعض نافرمانیاں ایسی ہیں کہ لوگوں کے باز نہ آنے کی صورت میں جن پر وہ انہیں ضرور پکڑتا ہے۔ ایسی ہی نافرمانیوں میں سے ایک ظلم بھی ہے۔ اس نے واضح فرمایا ہے کہ وہ ظلم کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ وہ ظالموں کو اس دنیا میں بھی پکڑتا اور سخت سزا دیتا ہے۔ اور آخرت میں بھی اس نے ان کے لئے عرصہ دراز تک قائم رہنے والا دردناک عذاب مقدّر کر رکھا ہے۔

جہاں اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ظالموں کو اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی ضرور سزا دیتا ہے وہاں اس کی رحمت کی آئینہ دار ایک سنت یہ بھی ہے کہ وہ ظالموں کو ظلم کے ارتکاب پر یکدم نہیں پکڑتا بلکہ انہیں ڈھیل پر ڈھیل دیتا ہے تاکہ وہ ظلم سے باز آ کر اس کی سزا سے بچ جائیں۔ جب وہ کسی صورت ظلم سے باز نہیں آتے بلکہ ظلم میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں تو پھر وہ انہیں پکڑتا ہے اور بہت سخت پکڑتا ہے کیونکہ اس کی پکڑ بہت شدید ہوتی ہے۔ جہاں تک ظلم کے ارتکاب پر یکدم نہ پکڑنے اور ڈھیل دینے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ

(النحل آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ اور اگر اللہ (کی یہ سنت ہوتی کہ وہ) لوگوں کو ان کے (ارتکاب) ظلم پر (فوراً) پکڑ لیتا (اور توبہ کے لئے مہلت نہ دیتا) تو وہ اس (زمین) پر کسی جاندار کو (زندہ) نہ چھوڑتا۔ مگر (اس کی یہ سنت ہے کہ) وہ (اصلاح کے لئے) انہیں مہلت دیتا چلا جاتا ہے۔ پھر جب ان (کی سزا) کا وقت آ جاتا ہے تو وہ نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ کر (بچ) سکتے ہیں اور نہ (اس سے) آگے نکل (کر بچ) سکتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اس سنت کا ہی ذکر نہیں کیا ہے کہ وہ ظالموں کو ان کے ارتکاب ظلم پر یکدم نہیں پکڑتا یعنی توبہ اور اصلاح کی غرض سے پہلے انہیں ڈھیل ضرور دیتا ہے بلکہ اس آیت کریمہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کی ایک بھاری اکثریت کسی نہ کسی رنگ میں ظلم کے ارتکاب کی طرف مائل ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ کہیں اکثریت اقلیت پر ظلم ڈھانے لگتی ہے، کہیں طاقت کا گھمنڈ انسانوں کو کمزوروں پر ظلم ڈھانے پر اکساتا ہے اور کہیں زبردست زیردستوں کو مظالم کا تختۂ مشق بنا رہے ہوتے ہیں۔ یہی تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر اس کی یہ سنت ہوتی کہ وہ لوگوں کو ان کے ارتکابِ ظلم پر فوراً پکڑ لیتا تو وہ اس زمین پر کسی انسان کو زندہ نہ چھوڑتا یعنی غالب اکثریت ارتکاب مظالم کی وجہ سے اس کی پکڑ میں آئے بغیر نہ رہتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سرزمین پر بنی نوع انسان جس معصیت کے سب سے زیادہ مرتکب ہوتے ہیں وہ ظلم ہی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ کمزوروں پر ظلم ڈھا رہے ہوتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ ظلم ڈھانے میں حق بجانب ہیں اور چونکہ وہ بزعم خود ایسا کرنے میں حق بجانب ہیں، اس لئے خدا انہیں ظلم کے اس ارتکاب پر ہرگز نہیں پکڑے گا۔ خدا تو انہیں توبہ اور اصلاح کی غرض سے ڈھیل دیتا ہے لیکن وہ اس ڈھیل سے فائدہ اٹھانے کی بجائے ارتکاب ظلم میں اور زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں اور جوں جوں ڈھیل کا زمانہ طویل ہوتا جاتا ہے وہ اپنے اس گمان میں اور بھی زیادہ پختہ ہوتے چلے جاتے ہیں کہ ہم پر ہرگز گرفت نہیں آئے گی لیکن مہلت کا مقررہ زمانہ ختم ہونے پر جب پکڑ آتی ہے تو لگتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور رونے اور گڑگڑانے اور مظالم کی معافی مانگنے۔ لیکن اس وقت ان کا رونا اور گڑگڑانا اور معافی طلب کرنا ان کے کام نہیں آتا اور خدا تعالیٰ کا عذاب انہیں پیس کر رکھ دیتا ہے۔

یوں تو ظلم کی سینکڑوں اور ہزاروں قسمیں ہیں لیکن ایک نوع کا ظلم ایسا ہے جس کے بنی نوع انسان حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے اجتماعی طور پر مرتکب ہوتے اور مقررہ مہلت کا زمانہ پورا ہونے پر کیفر کردار کو پہنچتے چلے آ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ کبھی اور کسی زمانہ میں بھی انہوں نے اس ظلم سے ہاتھ نہیں کھینچا اور اپنے سے پہلے زمانہ کے ظالموں کے انجام سے انہوں نے کبھی کوئی سبق حاصل نہیں کیا اور یہ وہ ظلم ہے جو مامورین الٰہی کے طاقتور اور زور آور مخالفین ہر زمانہ میں ان پر اور ان کے کمزور و بے بضاعت ماننے والوں پر توڑتے اور بالآخر کیفر کردار کو پہنچتے رہے۔ ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے اس ظلم کا قرآن مجید میں مختلف انبیاء کو پیش آنے والے واقعات کے ضمن میں بار بار ذکر کیا ہے لیکن سورۂ ابراہیم میں اس نے اس ظلم اور اس کے انجام پر بحیثیت مجموعی کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم متعلقہ آیات کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اور (اے مخاطب!) یہ ظالم جو کچھ کر رہے ہیں اس سے تُو اللہ کو ہرگز بے خبر نہ سمجھ۔ وہ انہیں اس دن تک ڈھیل دے رہا ہے جس دن (ان کی) آنکھیں (حیرت سے) پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی (وہ) اپنے سروں کو اوپر اٹھائے ہوئے خوفزدہ ہو کر دوڑ رہے ہوں گے۔ (اور ان کی نظریں لوٹ کر) واپس نہیں آئیں گی اور ان کے دل (امیدوں سے) خالی ہوں گے۔ (آیات ۴۳۔۴۴)

اور تُو ان لوگوں کو اس دن سے ڈرا جب ان پر وہ عذاب آئے گا (جس کا وعدہ کیا گیا ہے) جن لوگوں نے ظلم (کا شیوہ اختیار) کیا ہوگا (وہ اس وقت) کہیں گے (کہ اے) ہمارے رب! ہمارے معاملہ کو کسی اور قریب میعاد تک کے لئے پیچھے ڈال دے، ہم تیری طرف سے آئی ہوئی دعوت کو قبول کریں گے۔ اور (تیرے) رسولوں کی پیروی کریں گے۔ (جس پر انہیں جواب ملے گا کہ کیا ابھی اتمام حجت میں کوئی کسر باقی ہے؟) اور کیا تم نے پہلے قسم پر قسم نہیں کھائی تھی کہ تم پر کسی طرح کا زوال نہیں آئے گا۔ حالانکہ تم نے ان لوگوں کے گھروں کو اپنا گھر بنایا ہوا ہے۔ جنہوں نے (تم سے پہلے) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور (تم پر یہ بات خوب روشن ہو چکی تھی کہ ان کے ساتھ ہم نے کیسا معاملہ کیا تھا اور ہم تمام باتیں تمہارے لئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔ (آیات ۴۵۔۴۶)

اور یہ (لوگ) اپنی (ہر ایک) تدبیر عمل میں لا چکے ہیں اور ان کی (ہر) تدبیر اللہ کے ہاں محفوظ ہے۔ اور خواہ ان کی تدبیر ایسی ہو کہ اس کے نتیجہ میں پہاڑ (بھی اپنی جگہ سے) ٹل جائیں (یہ تیرا کوئی نقصان نہیں کر سکتے) پس (اے مخاطب!) تو اپنے اللہ کو اپنے رسولوں سے اپنے وعدہ کے خلاف (معاملہ) کرنے والا ہرگز نہ سمجھ۔ اللہ یقیناً غالب (اور برے کاموں کی) سزا دینے والا ہے (اور وہ دن ضرور آنے والا ہے) جس دن زمین و آسمان بدل کر دوسرے زمین و آسمان قائم کئے جائیں گے۔ اور یہ (لوگ) اللہ کے سامنے ہوں گے جو واحد (اور ہر ایک چیز پر) کامل غلبہ رکھنے والا ہے۔"

(سورۃ ابراہیم آیات ۴۳ تا ۴۹ ترجمہ منقول از تفسیر صغیر)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بطور خاص اس ظلم کا ذکر فرمایا ہے جو مامورین الٰہی کے مخالفین اپنی کثرت تعداد اور قوت و طاقت کے گھمنڈ میں ان کے اور ان پر ایمان لانے والے کمزور اور بے بضاعت لوگوں پر ڈھاتے ہیں۔ وہ ظلم ڈھانے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہیں اور قسمیں کھا کھا کر یہ کہتے ہیں کہ ان پر کوئی گرفت نہیں آئے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ ان کی ہر تدبیر کو جو وہ حق کو مٹانے کے سلسلہ میں کرتے ہیں خواہ وہ اتنی زبردست ہو کہ پہاڑوں کو بھی اپنی جگہ سے ٹلانے والی ہو، توڑ کر رکھ دیتا ہے۔ وہ مہلت کا زمانہ ختم ہونے پر انہیں اس دنیا میں پکڑتا ہے اور اگلے جہان میں بھی ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف ہرگز نہیں کرتا وہ انہیں پورا کر کے رہتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے

(مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

(۳)

زندہ کتاب یعنی قرآن کریم بے مثل کتاب ہے

قرآن کریم خود دعویٰ دار ہے کہ وہ بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے اور کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

چنانچہ فرمایا:۔

اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝

(البقرہ آیات ۲۴، ۲۵)

یعنی اگر اس (کلام) کے سبب سے جو ہم نے اپنے بندے پر اُتارا ہے تم کسی (قسم کے) شک میں مبتلا ہو گئے ہو تو اگر تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اپنے غیر اللہ مددگاروں کو (بھی اپنی مدد کے لئے) بلا لو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا اور تم ہرگز (ایسا) نہ کر سکو گے تو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں بچو۔

پس یہ چیلنج چودہ سو سال سے شائع کردہ ہے اور ساتھ ہی کہہ دیا اور کھلے بندوں بتلا دیا کہ تم اس کا مقابلہ نہ کر سکو گے اور پھر دنیا کا اس کا مقابلہ نہ کر سکنا اس بات کا کھلا اور واضح ثبوت ہے کہ قرآن شریف کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ خداوند تعالیٰ کا کلام اور زندہ کتاب ہے۔

اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات کا ایک اقتباس درج ہے:۔

"قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت ایسی اعلیٰ درجہ کی اور مسلّم ہے کہ انصاف پسند دشمنوں کو بھی ماننا پڑا ہے۔ قرآن شریف نے فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ کا دعویٰ کیا لیکن آج تک کسی سے ممکن نہیں ہوا کہ اس کی مثل لا سکے۔ عرب جو بڑے فصیح و بلیغ بولنے والے تھے اور خاص موقعوں پر بڑے بڑے مجمعے کرتے تھے اور ان میں اپنے قصائد سناتے تھے وہ بھی اس کے مقابلہ میں عاجز آ گئے۔ اور پھر قرآن شریف کی فصاحت بلاغت ایسی نہیں ہے کہ اس میں صرف الفاظ کا تتبع کیا جاوے اور معانی اور مطالب کی پرواہ نہ کی جاوے بلکہ جیسا کہ اعلیٰ درجہ کے الفاظ ایک عجیب ترتیب سے رکھے گئے ہیں اسی طرح پر حقائق اور معارف کو ان میں بیان کیا گیا ہے اور یہ رعایت انسان کا کام نہیں کہ وہ حقائق اور معارف کو بیان کرے اور فصاحت و بلاغت کے مراتب کو بھی ملحوظ رکھے۔"

(الحکم ۱۰ رمئی ۱۹۰۳ء بحوالہ شانِ قرآن ص۷۷)

زندہ کتاب قرآن کریم ایک بے پایاں سمندر ہے

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝

(لقمان آیت ۲۸)

یعنی اگر زمین میں جتنے درخت ہیں ان کی قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی سے بھرا ہوا ہو۔ اسی طرح کے سات اور سمندر سیاہی کے اس میں ملا دیئے جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ کے نشان ختم نہیں ہوں گے۔ اللہ یقیناً غالب اور حکمت والا ہے۔

گویا قرآن شریف کی تقلید قیامت تک ہوتی رہے گی تب بھی ضرورتِ وقت کو پورا کرنے کے لئے اس میں سے نئے سے نئے علوم نکلتے رہیں گے۔

سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف بلا ریب غیر محدود معارف پر مشتمل ہے وہ ہر ایک زمانہ کی ضرورتِ لاحقہ کا کامل طور پر متکفل ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۳۱۷ بحوالہ شانِ قرآن ص۷)

آپ نے ایک دوسری کتاب میں بایں کلمات رقم فرمایا:۔

"اِنِّیْ اُدْرِکْتُ بِالْکَشْفِ اَنَّ حَظِیْرَۃَ الْقُدْسِ تُسْقٰی بِمَاءِ الْقُرْاٰنِ وَھُوَ بَحْرٌ مَّوَّاجٌ مِّنْ مَّاءِ الْحَیٰوۃِ۔ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ فَھُوَ یَحْیٰی بَلْ یَکُوْنُ مِنَ الْمُحْیِیْنَ"

یعنی مجھے کشف سے معلوم ہوا ہے کہ حظیرۃ القدس کی سیرابی قرآن کریم کے پانی سے ہو رہی ہے۔ وہ ایک سمندر ہے جس میں آبِ حیات موجیں مار رہا ہے جو اس میں سے پیتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے بلکہ دوسروں کو زندہ کرنے والا بن جاتا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص۵۴۵، ص۵۴۶ بحوالہ شانِ قرآن ص۲۲۳)

قرآن کریم کی حفاظت کرنیوالا خود خداوند تعالیٰ ہے

ارشادِ ربانی ہے:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

(الحجر آیت ۱۰)

اس ذکر یعنی قرآن کریم کو ہم نے ہی اُتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

سو واضح طور پر اس کتاب کی افادیت معلوم ہو گئی جو کل دنیا کے لئے بابرکت ہے اس لئے کہ خداوند تعالیٰ خود ہی اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ جب سے یہ قرآن کریم اُترا اُس وقت سے خداوند تعالیٰ کی حفاظت اس کے شاملِ حال ہے جو اس کی زندگی کا ثبوت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ قرآن شریف کی عظمت قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء بحوالہ شانِ قرآن ص۲۶۶)

ایک دوسری کتاب میں بایں الفاظ رقم فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کی برابر حفاظت ہوتی چلی آئی ہے کہ ایک لفظ اور نقطہ تک اس کا اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتا۔ اس قدر حفاظت ہوئی ہے کہ ہزاروں لاکھوں حافظ قرآن شریف کے ہر ایک ملک اور ہر قوم میں موجود ہیں جن میں باہم اتفاق ہے ہمیشہ یاد کرتے ہیں اور سناتے ہیں۔" (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء بحوالہ شانِ قرآن ص۲۶۶)

ارشادات دربارہ قرآن زندہ کتاب ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریر فرماتے ہیں :۔
"میں اس جگہ کچھ گذشتہ قصوں کا بیان نہیں کرتا بلکہ میں وہی باتیں کرتا ہوں جن کا مجھے ذاتی علم ہے۔ میں نے قرآن شریف میں ایک زبردست طاقت پائی ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے جو کسی مذہب میں وہ خاصیت اور طاقت نہیں اور یہ کہ سچا پیرو اس کا مقامات ولائت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا اس کو نہ صرف اپنے قول سے مشرف کرتا ہے بلکہ اپنے فعل سے اس کو دکھلاتا ہے کہ میں وہی خدا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کیا تب اس کا ایمان بلندی میں دور دور کے ستاروں سے بھی آگے گذر جاتا ہے"۔
(چشمۂ معرفت کا آخری مضمون ص[illegible])

نیز تحریر فرمایا :۔
"اسی طرح خدا تعالیٰ نے جو کچھ دینی خوبیوں کا قرآن شریف میں ذکر کیا ہے وہ تمام حسن اور محبوبانہ اخلاق کے بیان میں ہے اور اس کے پڑھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ پڑھنے والے کو خدا کا عاشق بنانا چاہتا ہے چنانچہ اس نے ہزارہا عاشق بنائے اور میں بھی ان میں سے ایک ناچیز بندہ ہوں"۔
(چشمۂ معرفت کا آخری مضمون ص۶۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک عربی شعر میں تحریر فرماتے ہیں :۔

کِتَابٌ کَرِیْمٌ اُحْکِمَتْ اٰیَاتُہٗ
وَحَیَاتُہٗ یُحْیِی الْقُلُوْبَ وَیُزْھِرُ

وہ کتاب کریم ہے جس کی آیات محکمات ہیں اس کی زندگی دلوں کو زندہ کرتی اور روشن کرتی ہے۔

احمدیہ "مسجد نور" راجن پور کی تعمیر

(مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ راجن پور)

احباب جماعت کے لئے یہ خبر مسرت کا موجب ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے راجن پور میں احمدیہ مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مقامی جماعت کے وسائل کے لحاظ سے یہاں مسجد کی تعمیر ایک مشکل کام تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے کام نرالے ہوتے ہیں جب اس کی مدد شامل حال ہو جائے تو سب مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔

قریباً دس سال پیشتر (یعنی ۱۹۶۹ء میں) خاکسار نے ایک خواب کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ایک اینٹ اور ایک روڑا اس غرض کے لئے پیش کئے کہ حضور ان پر دعا فرماویں تا کہ جب مسجد تعمیر ہو تو وہ بنیاد میں نصب کئے جائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اب ہماری جماعت کو مسجد عطا فرما دی ہے۔

مسجد کے لئے جگہ کا حصول ایک کٹھن مرحلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے گذشتہ سال خاکسار کو ایک نہایت ہی موزوں جگہ پر چودہ مرلہ کا ایک پلاٹ عنایت فرما دیا جس میں سے پانچ مرلہ زمین میں نے جماعت کو مسجد کے لئے دے دی۔ بعد میں مسجد کے صحن کی وسعت کے لئے ایک مرلہ اور بڑھا دیا۔ مسجد کی تعمیر کا کام ۵/۴/۷۹ کو شروع ہوا جس اینٹ پر حضور نے دعا فرمائی تھی اُسے بنیاد میں رکھنے کا شرف مکرم چوہدری غلام نبی صاحب زعیم انصار اللہ کو حاصل ہوا۔ آپ کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اس مسجد کے لئے سب سے پہلے آپ نے ہی چندہ ادا فرمایا۔ یوم آزادی کے پُرمسرت موقع پر تعمیر مکمل ہو گئی اور رمضان المبارک کا آخری جمعہ پڑھا کر خاکسار کو مسجد کے افتتاح کی سعادت نصیب ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا نام "مسجد نور" رکھا ہے۔

مسجد کے ساتھ خاکسار کے پلاٹ میں سے آٹھ مرلے کا رقبہ جو باقی رہ گیا تھا وہ اب میں نے اپنی اہلیہ مرحومہ نعیم بشریٰ صاحبہ بی۔اے کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے جماعت کو دے دیا ہے اہلیہ مرحومہ گذشتہ سال عیدالاضحیہ کی نماز کے انتظامات کے دوران فرش کی صفائی کرتے ہوئے بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گئی تھیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اس مسجد کی تعمیر کے لئے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ سابق امیر جماعت ضلع ڈیرہ غازی خان اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ظہور انسپکٹر بیت المال خاص طور پر تحریک فرماتے رہے۔ مکرم ملک محمد رفیق صاحب جنرل سیکرٹری جماعت مقامی تعمیر کے کام کی نگرانی کرتے رہے۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اس موقع پر ہم محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد کے خاص طور پر شکر گزار ہیں کہ ان کی توجہ سے ہمیں صدر انجمن احمدیہ سے مالی امداد حاصل ہوئی جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

آخر میں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مسجد کو خیر و برکت کا موجب اور آسمانی ہدایت پھیلانے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

درخواستِ دعا

خاکسار کی ایک آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن اس سال ماہِ مارچ میں ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا تاہم آنکھ میں ٹیسیں اب بھی پڑتی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(محمد اسمٰعیل کاتب محلہ دار الیمن ربوہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ربوہ

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء لجنہ اماء اللہ ربوہ کا سالانہ اجتماع احاطہ دفاتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس زیر صدارت حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ صبح نو بجے ہوا۔ تلاوت قرآن مجید، عہد نامہ و نظم کے بعد مقابلہ حسنِ قراءت، تقریری مقابلہ معیار اوّل، معیار دوم ایک بجے تک جاری رہا۔

دوسرا اجلاس ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد لجنہ اماء اللہ ربوہ کی کارگزاری ۱۹۷۸ء - ۱۹۷۹ء مختصراً بیان کی گئی اور دینی معلومات، فی البدیہہ تقاریر، بیت بازی کے مقابلہ جات ہوئے۔ بعدہٗ انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ عمل میں آیا۔ ممبرات کے متفقہ فیصلہ کے مطابق محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ ہی صدر منتخب ہوئیں۔ بعد ازاں حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے سب سے پہلے محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو مبارکباد دی پھر ممبرات کو ہر طرح سے تعاون کرنے، نوجوان نسل کو اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے اور خلیفۂ وقت کی اطاعت اور خدمت سلسلہ کے بارے میں قیمتی نصائح سے نوازا۔

آخر میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ حلقہ دار الصدر شرقی ع۱ کو ۱۹۷۷ء-۱۹۷۸ء میں میزان میں اوّل آنے پر ٹرافی دی گئی اور ۱۹۷۸ء - ۱۹۷۹ء میں شعبہ جات میں پوزیشنز کے انعامات بھی دئے۔ اسی طرح حلقہ دار الرحمت شرقی الف نے کارکردگی کے لحاظ سے دوم اور دار الصدر شمالی نے سوم اور دار الرحمت غربی نے متعدد انعامات حاصل کئے۔ اجتماع کے مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والیوں کو بھی انعامات دئے گئے۔

بعد از دعا کارروائی اختتام پذیر ہو گئی۔ ممبرات ذوق و شوق سے بکثرت شامل ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔
(سلیمہ قمر ایم۔اے سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
الفضل
خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۲۳ سال پہلے ۔ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۴۶ء

جنوبی افریقہ میں تبلیغ احمدیت کی داغ بیل ڈالنے کے لئے ڈاکٹر یوسف سلیمان کی روانگی

الٰہی تصرف کے ماتحت ڈاکٹر یوسف سلیمان کی حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات اور اس کے بابرکت ثمرات

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدا تعالیٰ نے جس قلب صافی سے نوازا تھا۔ اس میں دنیا بھر کے ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی ایک دیوانہ وار تڑپ ہر دم موجزن رہتی تھی۔ آپ کا ذہن ہر وقت ایسے منصوبے بنانے میں منہمک رہتا تھا کہ جلد از جلد دنیا کے کونے کونے میں خدا تعالیٰ کی توحید اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا پیغام پہنچ جائے۔ چنانچہ آپ کی گفتگو آپ کی سوچ اور آپ کی فکر ہمیشہ اسی سانچے میں ڈھلی ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جب جنوبی افریقہ کے نہایت معزز اور امیر کبیر خاندان کے چشم و چراغ محترم ڈاکٹر یوسف سلیمان نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ سے ملاقات کی تو حضور رضی اللہ عنہ کی یہ دلی تڑپ الفاظ کا روپ دھار کر آپ کے ہونٹوں پر آگئی۔ اور آپ نے فرمایا کہ دنیا کے اس بعید ترین گوشہ میں بھی اسلام کا پیغام پہنچنا چاہیئے۔ چنانچہ حضور رضؓ کی اس خواہش کو جناب باری تعالیٰ میں شرف قبولیت بخشا گیا اور ڈاکٹر یوسف سلیمان کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ دنیا کے اس اہم ترین کاروباری اور تجارتی مرکز کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ میں پہلا مسلم مشن قائم کرنے کے لئے روانہ ہوں۔

تاریخ احمدیت جلد دہم ص۶۰۶ میں کیپ کالونی جنوبی افریقہ کے اس مشن کے تفصیلی حالات درج ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب کو خدا تعالیٰ نے ۱۹۱۶ء میں قبول احمدیت کی توفیق بخشی۔

آپ انگلستان میں بچپن ہی سے رہائش پذیر تھے اور جماعت احمدیہ انگلستان کے مشہور و معروف اور مخلص و ممتاز فرد، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق صادق اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا عملی نمونہ تھے۔ انگلینڈ میں قیام کی وجہ سے انگریزی زبان تو گویا ان کی مادری زبان بن چکی تھی۔ علاوہ ازیں جرمن۔ فرنچ۔ ڈچ اور افریقی زبانیں بھی جانتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے تبلیغ کا خاص جوش اور ذوق و شوق ودیعت کیا تھا۔ اس لئے اونچی سوسائٹی کے انگریزوں خصوصاً وزراء اور مختلف ممالک کے سفیروں کو پیغام حق پہنچاتے رہتے تھے۔

جنوبی افریقہ میں مشن کے قیام کی مشکلات

ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب شروع مارچ ۱۹۴۶ء میں اچانک قادیان تشریف لائے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے حضور رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ وہ جنوبی افریقہ میں رہائش پذیر ہونے اور وہاں پر تبلیغ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس پر حضور رضی اللہ عنہ نے ان کو تحریک کی کہ وہ باقاعدہ احمدیہ مسلم مشن قائم کریں اور مرکز سے مبلغین منگوائیں چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس کا وعدہ کیا اور آج سے ٹھیک ۲۳ سال قبل ۱۳ر اکتوبر ۱۹۴۶ء کو وہ انگلستان سے جنوبی افریقہ روانہ ہوئے تاکہ وہاں جاکر تبلیغ اسلام کا پہلا مشن قائم کریں۔ اس مشن کے قیام میں ایک عملی دشواری یہ تھی کہ جنوبی افریقہ کی حکومت نے مزید نئے ہندوستانیوں کی آمد جنوبی افریقہ میں بند کر رکھی تھی اور پرانے ہندوستانیوں سے بھی کوئی اچھا سلوک نہیں کیا جا رہا تھا اس مشکل کو حل کرنے کے لئے دینی تربیت کے لئے استاد بھیجنے کی ترکیب نکالی گئی اور یوں یہ مسئلہ حل ہوا۔

مصلح موعودؓ کی زبان مبارک سے تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے ۱۸ر مارچ ۱۹۴۶ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

"ڈاکٹر صاحب نے اپنی ساری عمر انگلستان میں گزاری ہے۔ انہوں نے ڈاکٹری پاس تو کی تھی لیکن ڈاکٹری پیشہ اختیار نہیں کیا۔ ان کے والد صاحب امیر آدمی تھے اور اتنی جائیداد انہوں نے چھوڑی ہے کہ وہ اسی پر گذارہ کرتے ہیں۔ ان کے والد کیپ ٹاؤن کے علاقے کے ویسے ہی لیڈر تھے جیسے مسٹر گاندھی نٹال کے۔ اور دونوں مل کر کام کیا کرتے تھے۔ جب ڈاکٹر صاحب مجھے ملے تو انہوں نے بتایا کہ مسٹر گاندھی کئی دفعہ ہمارے گھر آکر ٹھہرتے اور کئی دفعہ ہم ان کے گھر جاکر ٹھہرتے۔ ان کے دوسرے بھائی بھی احمدی ہیں۔ لیکن ہمشیرہ احمدی نہیں......

انہوں نے کہا میں اصل میں ساؤتھ افریقہ جا رہا تھا۔ اور میں نے وہیں کا پاسپورٹ لیا ہوا تھا۔ جب میں کلکتہ پہنچا تو ارادہ ہوا کہ ہندوستان میں ٹھہر جاؤں۔ کیونکہ کلکتہ کی غلاظت دیکھ کر مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ میں نے ارادہ کیا کہ کوئی علاقہ تجویز کر کے ہندوستان کے لوگوں کو صفائی کے ساتھ رہنے کی عادت ڈالوں اور ساتھ ہی تبلیغ بھی کروں......

پھر انہوں نے کہا:۔

"یہاں کی گورنمنٹ مجھے بوجہ ساؤتھ افریقن ہونے کے ملک میں رہنے کی اجازت نہیں دیتی میں بھی چاہتا ہوں کہ میں اپنے وطن میں رہوں اور سلسلہ کی تبلیغ کروں۔ میں نے کہا کیا کسی طرح ہم اپنا مبلغ وہاں بھیج سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں وہاں استاد بھیجے جا سکتے ہیں۔ میں کہونگا کہ مجھے اپنے لئے دین کے استاد کی ضرورت ہے۔ اس طرح وہ مبلغ استاد بن کر جا سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ جائیں اور استاد کے لئے درخواست دیدیں اجازت ملنے پر ہم وہاں اپنا مبلغ انشاء اللہ بھیج دیں گے......

اب دیکھو یہ خدائی سامان ہیں۔ نہ ارادہ، نہ خیال مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ آ رہے ہیں۔ اچانک ان کا یہاں آنا معلوم ہوا۔ اور اچانک خدا تعالیٰ کی طرف سے ساؤتھ افریقہ میں تبلیغ احمدیت کے سامان پیدا ہو گئے۔"

(الفضل ۲۰ر مارچ ۱۹۴۶ء)

روانگی برائے جنوبی افریقہ

ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب قادیان سے انگلستان پہنچے جہاں سے آپ ۱۳ر اخاء (اکتوبر) ۱۹۴۶ء کو جنوبی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہو گئے۔ انگریزی اخبار ڈان دہلی نے ان کی روانگی کو خاص اہمیت دی اور ۱۴ر اکتوبر ۱۹۴۶ء کے شمارے میں مندرجہ ذیل خبر شائع کی:۔

"لندن۔ ۱۳ر اکتوبر۔ رائٹر کا ایک تار مظہر ہے کہ مسجد لنڈن کے ڈاکٹر یوسف سلیمان کل جنوبی افریقہ روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ کیپ ٹاؤن میں ایک مسلم مشن قائم کریں گے۔ یہ مشن جنوبی افریقہ کی یونین میں اپنی قسم کا واحد ادارہ ہوگا۔ ڈاکٹر سلیمان نے رائٹر کو بتایا کہ گو مشرقی اور مغربی افریقہ میں ہمارے بہت سے اسلامی تبلیغی مشن اور مسجدیں قائم ہیں۔ مگر جنوبی افریقہ میں اب تک کوئی ایسا مشن نہیں ہے مسجد لنڈن کے ارباب اختیار نے جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کی کثیر آبادی کے پیش نظر جو وہاں کے ملکی باشندے بن چکے ہیں۔ ڈاکٹر سلیمان کو کیپ ٹاؤن میں مشن قائم کرنے کی ذمہ داری سپرد کی ہے۔ ڈاکٹر سلیمان نے کہا کہ مشن کے لئے مناسب [illegible] کرنے میں کسی جگہ [illegible] اعتراض نہیں اٹھایا جا [illegible]"

(تاریخ احمدیت جلد دہم ص۶۰۵)

مرتب:۔ یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

امتیازی نتیجہ امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقدہ جون ۱۹۷۹ء

(مشتمل بہ معیار ۔ اوّل)

(بیرون از ربوہ)

نوٹ:- امتحان معیار دوم اور سوم بیرون از ربوہ کا نتیجہ پوسٹ کر دیا گیا ہے ۔ معیار اوّل کا نتیجہ درج ذیل ہے:-

(۱) لجنہ کراچی کی کامیاب ممبرات

(۱) مکرمہ صوفیہ اکرم صاحبہ ۔ قیادت نمبر۱ (۲) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ قیادت نمبر۲
(۳) " شمیم اختر ملک صاحبہ " نمبر۲ (۴) " زبیدہ بیگم صاحبہ " نمبر۲
(۵) " نعیمہ فرحت صاحبہ " نمبر۴ (۶) " طلعت منصور صاحبہ " نمبر۴
(۷) " نزہت آراء صاحبہ " نمبر۴ (۸) " خورشید عطا صاحبہ " نمبر۴
(۹) " امۃ الہادی صاحبہ ۔ النور سوسائٹی " (۱۰) " فہمیدہ اختر صاحبہ " نمبر۵
(۱۱) " امۃ الرشید جمیل صاحبہ قیادت نمبر۲ ۔

(۲) لجنہ سیالکوٹ کی کامیاب ممبرات

(۱) مکرمہ امۃ النسیم صاحبہ ۔ پورن نگر ۔ سیالکوٹ
(۲) " امۃ القیوم صاحبہ " "

(۳) لجنہ کنری (سندھ)

(۱) مکرمہ مسرت جمیل صاحبہ (۲) مکرمہ فہمیدہ عتیق صاحبہ
(۳) " زینب قدسیہ صاحبہ اہلیہ مرزا محمد رفیع صاحب ۔ کنری
(۴) " طاہرہ رفیق صاحبہ "
(۵) " امۃ القدیر صاحبہ "
(۶) " روبینہ شاہین صاحبہ بنت مرزا محمد رفیع صاحب "

(۴) لجنہ محمد آباد ضلع تھرپارکر

(۱) مکرمہ محمودہ ملک صاحبہ ۔

(۵) لجنہ گوجرانوالہ شہر

(۱) مکرمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ ۔ (۲) مکرمہ عامرہ میر صاحبہ ۔
(۳) " ایم صادقہ میر صاحبہ ۔

(۶) لجنہ نوشہرہ

(۱) مکرمہ شاہدہ نسرین صاحبہ ۔

(۷) لجنہ راولپنڈی ۔ اردو منزل

(۱) مکرمہ فرحت جاوید صاحبہ ۔ (۲) مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ ۔
(۳) " زکیہ عارف صاحبہ ۔

(۸) لجنہ [illegible] آباد

(۱) [illegible]ہ حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ ۔

(۹) لجنہ سرگودھا

(۱) مکرمہ ملیحہ مسعود صاحبہ ۔ (۲) مکرمہ صالحہ صاحبہ

(۱۰) لجنہ ملتان ۔ حلقہ گلگشت

(۱) مکرمہ مسز مقبول یونس سدھو صاحبہ ۔

(۱۱) لجنہ لاہور

(۱) مکرمہ مسز تحسین جمیل صاحبہ ۔ ماڈل ٹاؤن ۔ (۲) مکرمہ مومنہ احمد صاحبہ ماڈل ٹاؤن
(۳) " بشریٰ سعید صاحبہ راجگڑھ (۴) " امۃ السلام رفیق صاحبہ ۔ چھاؤنی
(۵) " عارفہ محمود صاحبہ محمد نگر (۶) " خزینہ فردوس صاحبہ ۔ راجگڑھ
(۷) " امۃ اللطیف صاحبہ ۔ راجگڑھ

(۱۲) نبی سر روڈ

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ

(۱۳) لجنہ چنیوٹ

(۱) مکرمہ مبارکہ تبسم صاحبہ گڑھا محلہ ۔ (۲) مکرمہ عابدہ قمر صاحبہ ۔ گڑھا محلہ

(۱۴) لجنہ بہاول پور شہر ۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

نصاب علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۷۹ء

نصاب مقابلہ ترجمہ و مختصر تفسیر قرآن کریم:-
معیار اوّل:- قرآن کریم مکمل ۔ معیار دوم:- پہلے بیس پارے ۔
معیار سوم:- پہلے دس پارے ۔

نصاب مقابلہ مطالعہ حدیث:-
معیار اوّل:- بخاری شریف (کتاب الجمعہ تک) معیار دوم:- حدیقۃ الصالحین ۔
معیار سوم:- چالیس جواہر پارے ۔ نبراس المومنین ۔ احادیث الاخلاق

نصاب تلاوت قرآن کریم:- سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی سنانی ہوگی ۔

نصاب مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام:-
معیار اوّل:- کتب ماہانہ مطالعہ ۸۰-۱۹۷۹ء اور سابق کا نصاب
معیار دوم:- کتب ماہانہ مطالعہ " اور متقدم کا نصاب
معیار سوم:- " " " " مبتدی کا نصاب

حفظ نظم:-
ا:- اردو نظم محمود کی آمین (پہلے دس اشعار)
ب:- فارسی نظم ؎ "جان و دلم فدائے جمال محمد است" (چار اشعار)
ج:- عربی نظم ۔ قصیدہ ۔ یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ کے آخری بیس اشعار ۔

نصاب پرچہ قرآن کریم و عام دینی معلومات:-
(ا) دوسرا پارہ مکمل باترجمہ اور آخری پندرہ سورتیں مع ترجمہ ۔
(ب) کتابچہ عام دینی معلومات ۔ (ج) تاریخ احمدیت جلد اوّل

(منتظم علمی مقابلہ جات خدام الاحمدیہ ۱۹۷۹ء)

دعائے مغفرت

خاکسار کے دادا جان محترم میاں رحیم بخش صاحب صحابی (آف سیکھوانی) حال احمد نگر نزد ربوہ مورخہ ۱۴ر ستمبر بروز جمعۃ المبارک پانچ بجے صبح تقریباً ۹۸ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔

مرحوم دعاگو ۔ پرہیزگار اور اچھی عادات کے مالک تھے ۔ آپ نے پسماندگان میں چار لڑکے اور دو لڑکیاں (جو سب شادی شدہ ہیں) اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں ۔

مرحوم موصی تھے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۴ر ستمبر کو بعد نماز عصر ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی ۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وسیم صدر محلہ دارالیمن نے دعا کروائی ۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔

(بشیر احمد عارف دفتر اصلاح و ارشاد مقامی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۴۲۶۹

میں Abul Kalam Rezaul Karim son of Mvl Abu Mohd Abdul-Gaffar پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت ۲/۹/۴۳ ساکن ڈھاکہ ضلع بنگلہ دیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان واقع ڈھاکہ مالیتی ۳۲۰۰۰ ٹاکا
موٹر سائیکل " ۳۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۵۰ ٹاکا ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ Abul Kalam Rezaul Karim

گواہ شد:۔ Obaidur Rahman Bhuiyan (سیکرٹری وصایا)

گواہ شد:۔ عبدالرحمن ۴ بخشی بازار روڈ ڈھاکہ

مسل نمبر ۲۴۲۷۰

میں امۃ النصیر ولد عبدالرشید صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ امۃ النصیر ولد شیخ عبدالرشید صاحب ۱۷/۳۲ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد شفیع اسلم وصیت ۲۳۸۳ صدر موصیان پنڈی بھٹیاں

گواہ شد:۔ مرزا عبدالسمیع وصیت ۱۱۴۳۵ صدر موصیان دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۴۲۷۱

میں بشیر احمد ولد چوہدری ولی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹۴/ر.ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

زمین ایک ایکڑ بارانی مالیتی ۱۰۰۰ روپے
دو بیل " ۴۰۰۰ "
مکان دو کمرے " ۶۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت ٹھیکہ زمین ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ بشیر احمد چک ۱۹۴/ر.ب لاٹھیانوالہ ڈ۔خ خاص ضلع فیصل آباد

گواہ شد۔ جمال الدین ولد احمد دین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ چک ۱۹۴/ر.ب

گواہ شد۔ چوہدری محمد شریف ولد حسین بخش صاحب چک ۱۹۴/ر.ب

مسل نمبر ۲۴۲۷۲

میں حمیدہ خاتون زوجہ حبیب احمد صاحب قوم افغان پیشہ خانہ نشین عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حمیدہ خاتون زوجہ حبیب احمد مکان 207 E تیو گیٹ رام پورہ پشاور

گواہ شد۔ چراغ الدین ولد معین الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ پشاور

گواہ شد:۔ حبیب احمد مسل نمبر ۲۴۱۱۹ خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۲۷۳

میں ناصرہ پروین زوجہ شمیم احمد صاحب صدیقی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۸ تولے ۵۶۰۰ روپے
حق مہر ۲۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد حق مہر کے ۱/۳ زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ناصرہ پروین زوجہ شمیم احمد صدیقی 446-A سٹاف کالج روڈ کوئٹہ

گواہ شد۔ شیخ محمد اقبال ولد شیخ کریم بخش صاحب وصیت نمبر ۲۰۵۷۷

گواہ شد۔ مرزا منور بیگ مسل نمبر ۱۵۶۸۶

مسل نمبر ۲۴۲۷۴

میں بیگم بی بی زوجہ چوہدری عبدالباری صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحیم یار خاں ضلع رحیم یار خاں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

طلائی چوڑیاں دو عدد وزنی ۴ تولے ۲۴۰۰ روپے
کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولے ۹۰۰ "
حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ وہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بیگم بی بی زوجہ چوہدری عبدالباری صاحب ۶۰/۳ سٹلائیٹ ٹاؤن رحیم یار خان

گواہ شد۔ عبدالباری ولد چوہدری لکھیوں صاحب امیر ضلع وصدر جماعت احمدیہ رحیم یار خان

گواہ شد۔ ہدایت اللہ شاد ولد مولا بخش صاحب انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر احمدیہ سکول اور احمدیہ مشن سیرالیون کا زبردست احتجاج

نبی پاکؐ کی فرضی شبیہ نہ ہٹائی گئی تو کتاب کو نصاب سے خارج کر دیا جائیگا۔ پرنسپل احمدیہ سکول کا اعلان

فری ٹاؤن (سیرالیون۔ افریقہ)۔ احمدیہ نامر سیکنڈری سکول کینیما (سیرالیون) کے قائم مقام پرنسپل مسٹر ایل آر محمود نے یونیورسٹی آف سیرالیون سے ایک نصابی کتاب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ کی اشاعت پر سخت احتجاج کیا ہے۔ احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کے ترجمان ہفتہ وار رسالے "نیوز اینڈ ویوز" نے اپنی ۱۰ اگست کی اشاعت میں یہ خبر دیتے ہوئے مسٹر ایل آر محمود کا وہ خط طبع کیا ہے جو کہ انہوں نے یونیورسٹی کے نصاب کے رابطہ افسر اور سوشل سٹڈیز ایڈیٹرز کے نام لکھا ہے۔ اس خط میں مسٹر محمود نے یونیورسٹی کو اس کی فروگزاشت پر توجہ دلاتے ہوئے اس کی اصلاح کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر مطلوبہ تصویر کو تبدیل نہ کیا گیا تو وہ مجبور ہوں گے کہ اس کتاب کو سکول کے نصاب سے خارج کر دیں۔

سیرالیون کے احمدیہ مسلم مشن کے سربراہ جناب نسیم سیفی صاحب نے بھی مسٹر محمود کے احتجاج کی پُرزور تائید کی ہے اور یونیورسٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ اس دلآزار تصویر کو کتاب سے حذف کر دیا جائے کیونکہ اس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

یونیورسٹی آف سیرالیون کے انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن کے سوشل سٹڈیز کے نصاب کے یونٹ نے یہ کتاب چھاپی ہے جس کا نام "مین اِن ہز انوائرنمنٹ" (MAN IN HIS ENVIRONMENT) ہے۔ اس کے صفحہ نمبر ۲۰۲ پر یہ قابل اعتراض تصویر چھاپی گئی ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی پہاڑی غار حرا میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ریشمی کپڑے پر لکھا ہوا آسمانی پیغام وصول کر رہے ہیں۔ مسٹر محمود نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس تصویر کو دیکھ کر شدید رنج ہوگا۔ کیونکہ اسلام میں پینٹنگ اور ڈرائنگ سے انبیاء کی خیالی تصاویر بنانا خصوصاً نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر تیار کرنا قطعاً منع ہے اور اس مسئلے پر مختلف ممالک میں خونریز فسادات اور ہنگامے بھی ہو چکے ہیں۔ کیونکہ مختلف مغربی ممالک کے مصنفین، قلم پرور ڈیوسر اور اخبار اس قسم کی مذموم جسارت کرتے رہے ہیں۔

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

ہیں۔ اور دوسرا توال پہلو یہ بیان فرمایا کہ ایسے لوگوں کے مکر و فریب سے بچنے کے لئے بعض اصول قرآن نے بتلائے ہیں۔ ایک تو صبر و استقامت اختیار کرنا، دوسرے استغفار کرنا۔ حضور نے آٹھواں پہلو یہ ارشاد فرمایا کہ انسان صبر اور استقامت کا مقام اپنی کوشش سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل اور رحمت سے حاصل کرتا ہے اس لئے چاہئے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں لگا رہے۔ اسی سلسلے میں حضور نے ضمنی طور پر ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے حضور بلندیوں کو حاصل کرنے کے لئے نوافل ضروری ہیں۔ گو فرض کی ادائیگی سے انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ ہو جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے انتہائی پیار کو نوافل کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔

اس سے قبل حضور نے اپنے سپین کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دورے کے دوران خدا تعالیٰ نے مجھے خوشخبری دی تھی کہ یہ ملک جہاں مسلمان سات سو سال تک حکمران رہے اور پھر یہ مسلمانوں سے یکسر خالی ہو گیا اسلام کے موعودہ عالمگیر غلبہ کے دائرے سے باہر نہیں رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم صبر و استقامت کی راہ اختیار کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنیوالے ہوں۔ آمین۔

اعلان نکاح

میرے بیٹے جمیل احمد آڑھتی شہداد پور سانگھڑ کا نکاح عزیزی امۃ القدیر بنت محترم ڈاکٹر عبد القادر صاحب کنڑی پاک تھرپارکر کے ساتھ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر بعد نماز جمعہ ۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو مسجد احمدیہ کنڑی پاک میں مکرم ماسٹر فضل دین صاحب طارق نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اس نکاح کو اسلام، احمدیت اور ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے اور دینی و دنیوی نعماء سے نوازے۔ اللّٰھم آمین۔

بشیر احمد زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ گوٹھ احمد پور معرفت خلیل اینڈ کمپنی سوائی روڈ شہداد پور ضلع سانگھڑ۔ سندھ

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ تین ماہ سے پیٹ درد میں مبتلا ہے۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود آرام نہیں آیا۔ عنقریب سول ہسپتال فیصل آباد میں آپریشن ہوگا۔ احباب جماعت دردِ دل سے آپریشن کی کامیابی اور بیماری سے مکمل صحتیابی کے لئے دعا کریں نیز خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے ان کے ازالہ کے لئے طالب دعا ہے۔

(بشیر حسین تنویر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد)

TPG 1095/891 زیر
5-6-79

الحمرا ٹاؤن

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

خصوصیات

• جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام • تعلیمی وطبی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال، • سرسبز و شاداب علاقہ • تفریح کے لئے پارک • وسیع و عریض شاپنگ مرکز، • بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام • مسجد، مہذب ماحول، • کشادہ سڑکیں • بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ۔

محلِ وقوع:
یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ:
جدید ترین تکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق

بینک:
مسلم کمرشل بنک وحدت روڈ لاہور
الائیڈ بنک آف پاکستان لمیٹڈ مزنگ چونگی لاہور

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔

اوقاتِ رابطہ:
صبح ۹ بجے تا ایک بجے دوپہر — ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات

ٹیلیفون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔
دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ، متصل وحدت روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah